

8/98

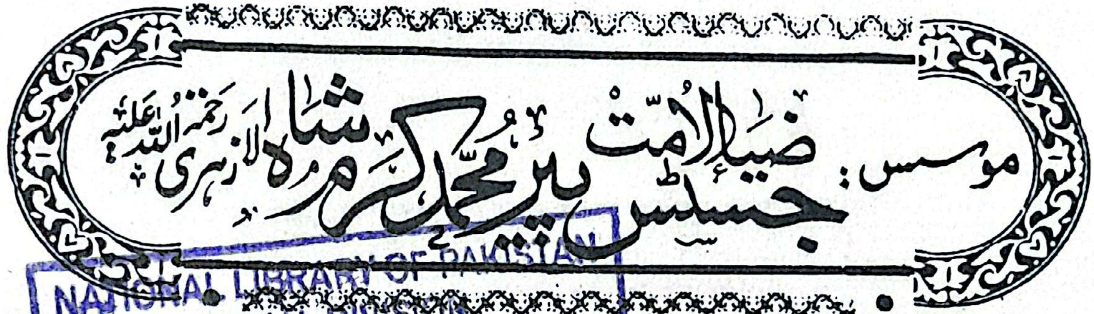
ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

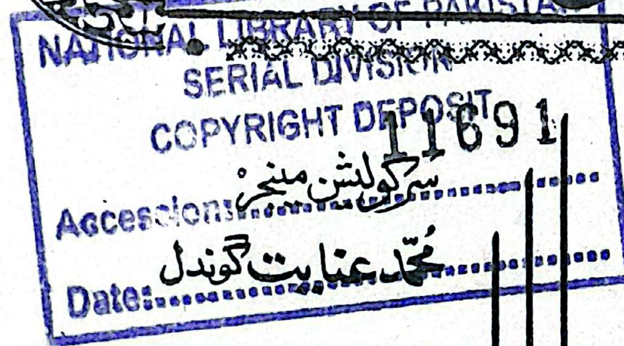
نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

ربیع الثانی سنہ ۱۴۱۹ھ
اگست سنہ ۱۹۹۸ء

ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ

جلد نمبر ۲۸
شمارہ نمبر ۱۱





سرکولیشن مینیجر
محمد عنایت گوندل

مدیر اعلیٰ
پیر محمد امین الحسنات شاہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

مدیر:
پروفیسر حافظ احمد بخش

مینیجر لاہور آفس
شبیر احمد شرقپوری

بدل اشتراک:
فی پرچہ: ۱۰/ روپے — وی پی ۱۱/ روپے — وی پی بذریعہ رجسٹری
زرِ سالانہ: ۱۰۰/ روپے — زرِ سالانہ بذریعہ رجسٹری ۲۲۰/ روپے — ۲۲۰/ روپے

پیر محمد امین الحسنات شاہ نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے باہتمام محمد منشا رچھپوا کر دفتر ماہنامہ ضیائے حرم داتا گنج بخش روڈ لاہور سے شائع کیا۔

نقاشی

وُسعتِ داماں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفر نامہ

زیاراتِ عراق و اردن

و عرس مبارک

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر:- افتخار احمد حافظ

سرزمین عراق انبیاء اور اولیاء کی سرزمین ہے، یہاں تقریباً 2000 سال قبل مسیح سیدنا ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور یہیں پر آپ علیہ السلام نے نمرود کے بتوں کو توڑا، جس کی پاداش میں نمرود نے آپ کو دھکتی آگ میں پھینک دیا، مگر مشیت ایزدی سے آگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر سرد ہو گئی۔ اسی سرزمین میں حضرت یونس علیہ السلام مبعوث ہوئے، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت جرجیس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام بھی یہیں آرام فرما ہیں۔ اس کے علاوہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بے شمار اولیاء کرام بھی اسی سرزمین میں آرام فرما ہیں۔ انہی آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کی زیارت اور حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کے لئے ہم عازم سفر ہوئے۔ پہلے اردن اور پھر وہاں سے عراق گئے دو دن اردن میں قیام کیا۔ کیونکہ اردن بھی ایک مذہبی اور تاریخی اہمیت کا حامل ملک ہے۔ جس کے چپے چپے پر ہزاروں سال پہلے کے آثار قدیمہ بکھرے پڑے ہیں۔ اردن میں جن مقامات کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

مقام اصحاب کہف:۔

سب سے پہلے اصحاب کہف کی زیارت کے لئے نکلے۔ یہ تاریخی مقام عمان شہر سے تقریباً" 20 کلو میٹر مشرق میں کافی اونچائی پر واقع ہے۔ یہ ایک غار نما کمرہ ہے۔ وہاں پر موجود ایک خادم نے ہمیں بتایا کہ اسی مقام پر ان اصحاب کہف کی قبور بھی ہیں۔ یہاں ایک الماری رکھی ہوئی ہے۔ جس میں پرانے زمانے کے کچھ برتن' سکے اور کچھ ہڈیاں پڑی ہیں۔

ہمیں بتایا گیا کہ یہ اصحاب کہف کے بقیہ نشانات ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بحرلوط:۔

مقام اصحاب کہف کی زیارت کے بعد ایک ٹیکسی لے کر بحرمیت (DEAD SEA) دیکھنے گئے۔ جسے بحرلوط بھی کہتے ہیں۔ یہ جگہ سطح سمندر سے ایک کلو میٹر نیچے ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ مقام دنیا کا مرکزی نقطہ ہے۔ اسی بحر اور وادی لوط میں قوم لوط تباہ ہوئی تھی۔ اور یہ جگہ کھنڈر کی شکل میں آج بھی موجود ہے اس بحرمیت (DEAD SEA) میں نمکیات کی اتنی زیادہ مقدار ہے کہ کوئی مخلوق بھی اس میں زندہ نہیں رہ سکتی۔

مقام صحابی رسول ابی عبیدہ الجراحؓ اور ضرار بن ازورؓ:۔

بحرلوط کی زیات کے بعد سیدھے ہم یہاں آ گئے یہ دونوں مقام دیر علہ روڈ پر واقع ہیں۔ پہلے عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے گئے پھر جلیل القدر صحابی رسولؐ حضرت ابی عبیدہ بن الجراح کی مسجد اور آپ کے مزار مبارک کی زیارت کی ہم کچھ دیر ادھر رہے اور فاتحہ خوانی کی اس مقام پر دوبارہ نئی تعمیرات شروع ہیں۔ اور مسجد کو مزید وسیع کیا جا رہا ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے عظیم نبی سیدنا شعیب علیہ السلام کی زیات کے لئے وادی شعیب کی راہ لی۔

نبی اللہ حضرت شعیب علیہ السلام:۔

آپ کا مزار مبارک ایک بہت اونچے پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ اور ساتھ ہی ایک خوبصورت مسجد ہے۔عجیب پُر کیف مزار ہے کچھ دیر ٹھہرے نفل ادا کئے اور دعا کے بعد واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ اگرچہ اردن میں اس کے علاوہ اور بھی بے شمار مذہبی اور تاریخی اہمیت کے حامل مقامات ہیں۔ جن میں مزارات شہدائے جنگ موتی قلعہ باز نطین اور عاد و ثمود کی قوموں کے نشانات ہیں لیکن ہم نے 3 بجے عراق روانہ ہونے والی بس پر سوار ہونا تھا سو اس لئے وادی شعیب سے سیدھا عمان شہر بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔ بس ٹھیک سوا تین بجے عمان شہر سے روانہ

ہوئی اور راستے میں مقامات پر رکنے اور ضروری کاغذی جانچ پڑتال مکمل ہونے کے بعد دوسری صبح سات بجے بغداد بس اسٹینڈ پر پہنچ گئے۔

حضور غوث پاک کی خدمت میں حاضری:۔

بس اسٹینڈ سے ٹیکسی کر کے ہم سیدھے باب الشیخ آ گئے تاکہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کر سکیں۔ ٹھیک آٹھ بجے آپ کے مزار مبارک کا دروازہ کھلا اور ہم اندر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اپنا سلام پیش کیا اپنے اہل خانہ اور جتنے دوست احباب نے سلام کے لئے کہا تھا سب کا سلام حضور غوث پاک کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ جب ذرا سکون ہوا تو فاتحہ خوانی کی۔ حضور سیدنا غوث اعظم کا مزار اقدس ایک زندہ مزار ہے اور آپ کے فیوض و برکات جو ظاہری زندگی میں تھے بعینہ اسی طرح آج بھی رواں دواں ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی عبدالقادر، کنیت ابو محمد، نسبت گیلانی، جیلانی اور معروف القاب غوث الاعظم، محبوب سبحانی، محی الدین، پیراں دا پیر، پیر دستگیر، گیارہویں والا پیر ہیں علاوہ ازیں آپ کے ہزاروں اور القاب کتابوں میں درج ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک 470ھ کو ایران کے موجودہ صوبہ مازندران کے مشہور شہر گیلان یا جیلان میں پیدا ہوئے۔ بعض مؤرخین اور تذکرہ نگاروں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سن پیدائش 471ھ بھی تحریر کیا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے آپ نے پیدا ہوتے ہی رمضان شریف کے روزے رکھنے شروع کر دیئے تھے۔ اور آپ چندے آفتاب، چندے ماہتاب جمال محمدی، حسن یوسف، صدق صدیق، عدل عمر، حیائے عثمان، اور شجاعت حیدری کا پیکر تھے۔ مناقب غوثیہ اور تحفہ قادریہ کی روایت ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر 60 سال تھی۔ آپ نے حسنی و حسینی سادات کرام کے مقدس گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں ہر وقت قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں گونجتی تھیں۔ آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی اور والد ابو صالح جنگی دوست اولیائے کاملین میں سے تھے۔ اسی طرح آپ کی والدہ محترمہ سیدہ ام الخیر فاطمہ اور پھوپھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم بھی عارفات ربانی تھیں۔ یوں آپ نے اس طرح کے صاحب فضیلت بزرگوں کے زیر نگرانی دینی اور عرفانی ماحول میں تربیت اور پرورش پائی۔

ذرا غور کریں جس شخصیت کی والدہ ام الخیر یعنی خیر کی ماں، اور والد ابو صالح یعنی نیکوں کا باپ اور پھر اس شخصیت کے والدین کی خصوصیات بیان کرتے وقت فرشتوں کا گمان ہونے لگے تو پھر اس شخصیت کے روحانی فیض

کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور آج بھی آپ بغداد شریف میں بیٹھے خدا تک پہنچنے والوں کے لئے چراغ راہ کا کام کر رہے ہیں۔

لوگ جاتے ہیں اور فیض و برکات کی دولت اور ایمان کے خزانے لیکر واپس آتے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک ایک خوبصورت چاندی کے کٹہرے کے اندر ہے۔ روضہ مبارک کی دیواریں اور گنبد کا اندرونی حصہ خوبصورت شیشے کے ٹکڑوں سے مزین ہے۔ جو بجلی کی روشنی میں ایک عجیب منظر پیش کرتے ہیں مزار مبارک کے ساتھ ایک وسیع وعریض مسجد تھی۔ اور مزار کے احاطے میں ایک بلند مینار کے اندر ایک گھڑی نصب ہے۔ اور مینار کے نیچے والے حصے میں کچھ کبوتر بھی موجود ہیں۔ عین درمیان میں مطبخ الخیرات یعنی لنگر خانہ ہے۔ جہاں ہر روز بعد از نماز لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ لنگر خانے میں ہمیں بتایا گیا کہ خلیج کی جنگ کے دوران بھی حضور غوث پاک کا یہ لنگر جاری رہا۔ اور بغداد کے بڑے بڑے لوگ بھی جنگ کے ایام میں اس لنگر سے مستفید ہوتے رہے۔ اب بھی بے شمار لوگ یہ لنگر اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ لنگر غوثیہ ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ وہاں سے نکل کر متولی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ وقت ان کے ساتھ گزارا۔ بعد ازاں وہاں سے باہر آکر ہم نے ایک مناسب ہوٹل کا بندوبست کر لیا تھوڑی دیر وہاں آرام کر لینے کے بعد ہم نے دوبارہ باب الشیخ کی راہ لی۔ نماز عصر وہیں ادا کی اور حضور غوث پاک کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف نصیب ہوا۔

رسم چادر پوشی اور آغاز تقریبات عرس حضور غوث پاک:۔

آج 10 ربیع الثانی 1418ھ (12 اگست 97ء) ہے اور آج رسم چادر پوشی ہے۔ ہم عصر کی نماز کے بعد اندر ہی رہے کچھ دیر میں متولی صاحب تشریف لائے اور پھر باہر سے اندر آنے کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ پھر اس چاندی کے کٹہرے والے دروازے کو جو ہمیشہ سے بند رہتا ہے۔ کھول دیا گیا۔ آپ کے مزار مبارک پر رکھی گئی تمام اشیاء کو باہر نکالا گیا۔ ہم خطاکاروں کو بھی اس مبارک رسم میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ اسکے بعد نماز مغرب ادا کی نماز کے بعد محفل ذکر منعقد ہوئی صلوۃ و سلام پڑھا گیا اور پھر عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور غوث پاک کی خدمت میں سلام پیش کر کے ہوٹل واپس آ گئے۔

یوم عرس حضور غوث پاک:۔

بروز بدھ 11 ربیع الثانی 1418ھ (13 اگست 97ء) آج صبح سے ہی حرم پاک میں رش بڑھتا جا رہا ہے۔ بغداد کے علاوہ دوسرے صوبوں سے بھی عقیدت مند تشریف لا رہے ہیں۔ اور حضور غوث پاک کی خدمت میں سلام

عقیدت پیش کر رہے ہیں- نماز مغرب کے بعد تلاوت کلام پاک ہوئی اور پھر امام و خطیب مسجد حضور غوث پاک جناب الشیخ بکر سید نے باقاعدہ عرس کی تقریبات کا اعلان کیا- اور پھر اپنا افتتاحی خطبہ پڑھا- جس میں حضور غوث پاک کے حالات زندگی آپ کے کشف و کرامات اور آپ کے فیوض و برکات پر تفصیلی روشنی ڈالی- اس کے بعد محفل نعت خوانی شروع ہوئی- اور پھر حضور پاک کی شان میں دف کے ساتھ منقبتیں پیش کی گئیں حاضرین میں ملکی و غیر ملکی وفود اور نمائندے شریک ہوئے- متولی صاحبان اور مفتی عراق جو ایک بزرگ شخصیت ہیں وہ بھی شریک ہوئے-

اور یہ روحانی محفل ذکر و عرس غوث پاک رات گئے تک جاری رہی اور آخر میں دعا کے ساتھ یہ مجلس اختتام کو پہنچی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی سب حاضرین کی اس سعی و کوشش کو قبول و منظور فرمائے- (آمین) دوسرے دن بغداد شہر کی بقیہ زیارات کا پروگرام بنایا گیا- اور ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے-

سلمان پاک:-

سب سے پہلے سلمان پاک روانہ ہوئے یہ جگہ بغداد شریف سے تقریباً 30 کلو میٹر دور ہے- اور یہاں سیدنا سلمان فارسیؓ آرام فرما ہیں- آپؓ کی ذات بابرکات کسی تعارف کی محتاج نہیں- کون ہے جو حضرت سلمان فارسی کی شخصیت سے واقف نہیں- یہ وہ جلیل القدر اور عظیم صحابی ہیں- جو اپنے زہد و ورع میں بے مثال تھے اور صحابہ کرام میں سب سے لمبی عمر والے صحابی ہوئے ہیں-

آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف نصیب ہوا تو چوکھٹ پر بوسہ دیا- سلام عرض کیا اور فاتحہ خوانی کی- خادم نے ہمیں بطور تبرک آپ کے مزار مبارک کی چادر سے ایک پیس اور پتھر کا ٹکڑا عطا کیا-

آپ کے روضہ اقدس کے قریب ہی ایک دوسری عمارت میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر الانصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا- اور ساتھ ہی ایک اور مزار مبارک میں حضرت امام طاہر بن امام محمد باقرؓ آرام فرما ہیں- ان کی خدمت میں بھی ہدیہ سلام پیش کرنے کے بعد طاق کسریٰ کی طرف روانہ ہوئے-

طاق کسریٰ:-

طاق کسریٰ یعنی کسریٰ کے قلعہ کی محراب ہے- جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کے وقت شگاف پڑ گیا تھا- دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اتنی موٹی موٹی دیواروں میں شگاف اس طرح پڑا ہے کہ دیواریں ٹوٹی نہیں بلکہ آج بھی نشان عبرت کے طور پر موجود ہیں-

کاظمین شریفین:۔

یہاں پر دو امام حضرت ام موسیٰ کاظم اور حضرت امام محمد تقیؒ الجواد ایک عجیب شان کے ساتھ محو استراحت ہیں
اوپر دو سنہری گنبد بنے ہوئے ہیں۔ حرم میں داخل ہوئے تو بے پناہ ہجوم تھا۔ ہم نے سلام پیش کیا۔ اور کچھ دیر
لئے ایک سائیڈ پر خاموش کھڑے ہو گئے۔ یہ وہ عظیم بارگاہ ہے جس کے متعلق امام شافعی فرماتے ہیں کہ "میں
حضرت موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ کی قبر مبارک کو اجابت دعا کے لئے مجرب پایا"۔ روضہ مبارک کی تعمیر نہایت
خوبصورت ہے۔ شیشے کے ٹکڑے اور سنہری حروف میں لکھی ہوئی آیات قرآنیہ قابل دید ہیں۔ یہاں سے فار
ہوئے تو ساتھ ہی جامع امام ابو یوسف ہے وہاں چلے گئے۔

جامع و مقام امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ:۔

جامع مقام امام ابو یوسف اور حرم کاظمین کی دیواریں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔ مسجد میں داخل ہوئے او
ساتھ ہی بائیں طرف مسجد کے ایک کمرے میں حضرت امام ابو یوسف جو امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد عظیم
ہیں۔ آرام فرما ہیں آپ 113ھ میں پیدا ہوئے اور 182ھ میں وفات پائی۔ یہی وہ عظیم شخصیت ہیں۔ جنہوں
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مسلک کو پھیلایا۔ آپؒ کے حضور سلام پیش کیا۔ اس کے بعد امام ابو یوسف
موجودہ متولی اور سجادہ نشین جناب السید صباح بن السید احمد سے ملاقات کی اور کچھ دیر آپ کی خدمت میں رہے
متولی صاحب نے امام ابو یوسف کی حیات مبارکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ آپ کے فیوض و برکات سے
مستفیض ہونے والوں میں حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں آپ کے جد امجد حضرت
سعدؓ بن جابرؓ بن عبد اللہ انصاریؓ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور ایسی شجاعت اور بہادری سے لڑے کہ جس وقت
لڑائی کا اختتام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو مبارک باد دی اور آپؓ کے سر مبارک پر ہاتھ پھیر
آپ کے پوتے حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مسح مبارک کی خوشبو
ہماری ساری اولاد میں منتقل ہوتی رہی۔

متولی صاحب نہایت ہی پیار و شفقت سے پیش آئے اور پھر ہمیں ساتھ لے کر امام ابو یوسفؒ کے مزار مبارک
پر تشریف لائے جالی مبارک کا دروازہ کھولا ہمیں اندر جانے کی اجازت فرمائی۔ اور خود آپ کے مزار مبارک کے
غلاف سے ایک ٹکڑا کاٹ کر ہمیں بطور تبرک عنایت فرمایا۔ جو اس وقت بھی میرے پاس متاع زیست کی طرح
مامون و محفوظ ہے۔ متولی صاحب سے اجازت طلب کی تو فرمانے لگے کہ پاکستان جانے سے پہلے ضرور ملاقات کر
کے جانا میں آپ کو کچھ اور تحفہ بھی دونگا۔ ان کے اس بے پایاں کرم و عنایات پر آنکھیں پر نم ہو گئیں بے شک

ع یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

یہاں سے فارغ ہوئے تو اعظمیہ کی طرف چل پڑے

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ:-

باب الشیخ سے تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر امام اعظم کے مزار مبارک کے ساتھ والی آبادی کو اعظمیہ کے نام سے پکارتے ہیں- یہاں پر آپ کی جامع مسجد اور مزار مبارک ہے- آپ شرع محمدؐ کے چراغ اور امت محمدیہؐ کے امام وپیشوا ہیں- آپ کی ریاضتوں و مجاہدات کی کوئی حد نہیں-

جب آپ نے روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر اسلام علیک یا سید المرسلین کہا تو جواب میں وعلیکم السلام یا امام المسلمین کی ندا سنائی دی- آپ فقہ حنفیہ کے بانی اور آئمہ اربعہ میں سے امام اعظم کے منصب پر فائز ہوئے- یہی وہ تقویٰ اور پرہیز گاری کی شخصیت تھی- جنھوں نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی- آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور فاتحہ خوانی کی تو انتہائی سکون قلب نصیب ہوا- یہاں سے ابوالحسن نوریؒ کے مزار مبارک کی طرف روانہ ہوگئے-

شیخ ابوالحسن نوریؒ:-

آپ کا مزار بھی اعظمیہ میں واقع ہے ایک چھوٹے سے سبزی بازار سے نکل کر بائیں طرف ایک بند گلی جاتی ہے- اس میں آپ کا مزار مبارک ہے آپ شیخ سری سقطیؒ کے مرید تھے نوری آپ کو اس لئے کہتے ہیں کہ جب آپ رات کی تاریکی میں گفتگو فرماتے تو آپ کے منہ مبارک سے ایسا نور نکلتا کہ پورا گھر روشن ہو جاتا اور آپ اپنے نور فراست سے باطن کے اسرار و رموز بتا دیا کرتے تھے آپ کا مزار مبارک بند تھا اس لئے گلی میں موجود بچوں سے درخواست کر کے چابی منگوائی- اور اندر حاضری دی سلام پیش کیا اور فاتحہ پڑھی- یہاں سے قطب العارفین حضرت ابوبکر شبلی کے مزار پر آئے- آپ کا مزار ایک قبرستان میں ہے دروازہ بند تھا- جن کے پاس چابی ہوتی ہے ان کے گھر گئے- لیکن وہ صاحب موجود نہ تھے اس لئے ناچار باہر سے ہی فاتحہ خوانی کی اور سلام عرض کرنے کے بعد مقبرہ شیخ جنید بغدادیؒ کی طرف چل دیئے-

حضرت شیخ سری سقطیؒ اور حضرت شیخ جنید بغدادیؒ:-

آپ دونوں عظیم ہستیوں کے مزارات مبارکہ ایک ہی کمرہ میں ہیں حضرت شیخ سری سقطیؒ اہل تصوف اور شوق کے امام تھے- آپ حضرت جنید بغدادی کے ماموں اور حضرت معروف کرخی کے مرید تھے- اور حضرت شیخ جنید بغدادی قطب وقت، منبع اسرار اور بادشاہ حقیقت تھے- سید الطائفہ آپ کا لقب اور مقتدائے اہل تصوف

ہیں ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضرت جنید بغدادیؒ موجود تھے۔ اتنے میں کوئی شخص ایک فتویٰ لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنید کو دکھاؤ لیکن حضرت جنید نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ موجود ہوں تو میری کیا مجال مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب قدر انبیاء کو تمام امت پر فخر ہو گا' مجھ کو جنید پر فخر ہے۔ (تذکرہ الاولیاء)

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ سری سقطیؒ کے عظیم المرتبت خلیفہ ہیں۔ لیکن حضرت شیخ سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ ""اگرچہ ظاہرا" میرے خلیفہ ہیں۔ مگر حقیقت میں ان کی پرواز مجھ سے بہت بلند ہے۔ آپ دونوں ہستیوں کے حضور سلام عقیدت پیش کیا۔ اور کچھ دیر رکنے کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی زیارت کو چل پڑے۔

نبی اللہ یوشع بن نون علیہ السلام اور شیخ ابراہیم الخواصؒ:۔

آپ کا مزار مبارک حضرت جنید بغدادی کے مزار سے چند قدم کے فاصلے پر ہے آپ بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام پیش کیا اور ساتھ ہی حضرت شیخ ابراہیم الخواصؒ کے مزار پر فاتحہ کے لئے چلے گئے آپ کا سلسلہ نسب اس طرح لکھا ہوا ہے۔

ھو ابو جعفر اسحاق بن ابراہیم الخواص من ذریہ سید تنا ماریہ قبطیہ زوجتہ الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت بہلول دانا اور چلہ گاہ بابا گورو نانک:۔

حضرت بہلول دانا کے مزار پر حاضر ہوئے ایک پتھر پر لکھا ہوا تھا" مرقد الشیخ بہلول الکوفیؒ"۔ آپ مستجاب الدعوات مجذوب بزرگ گزرے ہیں۔ سلام پیش کیا آپ کے مزار کے ساتھ والے کمرہ میں بابا گورونانک کی چلہ گاہ ہے جو اب بند رہتی ہے تلاش بسیار اور کوشش کے باوجود چابی نہ مل سکی پتہ چلا کہ ایک سکھ اس چلہ گاہ کا انچارج ہے جس کے پاس اس کی چابی ہے۔ اور وہ کبھی کبھار جمعہ کو آکر اسے کھولتا ہے۔ اس چلہ گاہ میں بابا گورونانک کی کچھ اشیاء ابھی تک موجود ہیں۔

حضرت بشر حافیؒ اور شیخ معروف کرخیؒ:۔

حضرت بشر حافیؒ کا مزار مبارک' جامعہ بشر حافی کے کمرہ میں ہے۔ آپ ساری زندگی بغداد ننگے پاؤں پھرتے رہے اور فرماتے تھے کہ وقت توبہ میں چونکہ ننگے پاؤں تھا۔ اس لئے مجھے یہی حالت پسند ہے اور پھر قدرت کی بندہ نوازی اور عطا دیکھئے کہ آپ جب تک زندہ رہے بغداد کی سڑکوں اور گلیوں میں کسی جانور نے پیشاب نہ کیا۔ آپ کے حضور نذرانہ سلام پیش کیا۔ خادم مزار نے آپؒ کے غلاف مزار سے ایک ٹکڑا کاٹ کر تبرکا" عطا فرمایا جو

نے اپنے پاس محفوظ کر لیا- پھر یہاں سے قبرستان معروف کرخی روانہ ہوئے تاکہ شیخ معروف کرخیؒ کی خدمت میں سلام پیش کریں- لیکن نئی تعمیرات کی وجہ سے گیٹ سے اندر جانے سے ہمیں روک دیا گیا- اور ناچار باہر سے سلام و فاتحہ پڑھی- اور مزار سیدہ زبیدہ خاتون پر حاضری کے لئے روانہ ہو گئے-

سیدہ زبیدہ خاتونؒ اور شیخ حبیب عجمیؒ:-

سیدہ زبیدہ خاتون کا عظیم الشان کارنامہ نہر زبیدہ ہے آپ خلیفہ ہارون الرشید کی خدا ترس بیوی تھیں- آپ کے مزار پر حاضر ہوئے اور فاتحہ پڑھی- اسوقت مزار کی حالت کچھ اچھی نہیں تھی لوح مزار بھی شکستہ اور خراب ہو چکی ہے- یہاں سے شیخ حبیب عجمی کے مزار کی طرف چلے آپ اولیاء متقدمین میں سے ہیں- آپ سارا سارا دن حضرت خواجہ حسن بصری کی خدمت میں حاضر رہ کر علم دین سیکھتے اور رات بارگاہ الہٰی میں بسر کر دیتے- آپ کی مسجد اور مزار مبارک بند تھا اس لئے باہر سے ہی سلام پڑھ کر شیخ منصور حلاجؒ کی طرف چلے گئے-

مقام شیخ منصور حلاجؒ:-

یہ وہ مقام ہے جہاں آپ کو دار پر چڑھایا گیا تھا- اب اس مقام پر ایک خوبصورت عمارت بنی ہوئی ہے- اور باہر دروازے پر لکھا ہوا ہے- "مرقد منصور الحلاج" آپ قتیل فی سبیل اللہ ہیں- ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہ الہٰی میں مناجات کی کہ خداوند کیا سبب ہے کہ تو نے منصور کو ایسی سخت سزا دی؟ تو غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اس کو ایک راز سے مطلع کیا تھا مگر اس نے راز فاش کر دیا- پس ایسے لوگوں کو جو بادشاہوں کے راز فاش کریں ایسی ہی سزا دی جاتی ہے-

امام السالکین شیخ شہاب الدین سہروردیؒ:-

آپ سلسلہ سہروردیہ کے بانی و امام ہیں اور لاکھوں بندگان خدا آپ سے مستفیض ہوئے آپ کی بے شمار تصانیف ہیں- تصوف کے موضوع پر شہرہ آفاق کتاب "عوارف المعارف" آپ کی ہی تصنیف ہے- آپ کے حضور سلام پیش کیا اور کچھ دیر احتراماً وہاں کھڑے رہے- غلاف مزار سے خادم نے چند چھوٹی کترنیں پیش کیں اور پھر وہاں سے مقبرہ الغزالیؒ روانہ ہوئے-

حجتہ الاسلام امام محمد الغزالیؒ:-

آپ کا مزار مبارک ایک گنبد کے اندر ہے- لیکن اس وقت ساری نئی تعمیر ہو رہی ہے- آپ عظیم مفکر اور صوفی بزرگ ہیں- "احیا العلوم" اور "کیمیائے - سعادت" آپؒ ہی کی تصانیف ہیں- آپ کی خدمت اقدس میں

سلام پیش کرنے کے بعد ہم واپس باب الشیخ آ گئے ہیں۔ اور حضور غوث پاک کی خدمت میں حاضری دی اور ا
دن کربلا، نجف اور کوفہ کا پروگرام ترتیب دینے کے بعد ہوٹل چلے گئے۔
دوسرے دن نماز فجر کی ادائیگی کے فوراً" بعد زیارات کربلا، نجف، کوفہ اور حلہ کے لے روانہ ہوئے اور
جن زیارات کا شرف حاصل ہوا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

کربلائے معلیٰ:۔

کربلائے معلیٰ بغداد شریف سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے راستے میں سب سے پہلے مسیب کے مقا
ان دو فرزندان مسلم بن عقیل کی زیارت کی جن کو شہید کردیا گیا تھا۔ یہ بے سہارا شہزادے ایک دوسرے کو
ہوتے دیکھتے رہے ان میں سے ایک کا نام ابراہیمؒ اور دوسرے کا نام محمدؒ تھا اور بعد میں ان کے اجسام مبارک
دریائے فرات میں بہا دیا گیا۔ اور جب اس مقام پر پہنچے تو یہاں دفن کر دیا گیا آپ کے حضور سلام پیش کیا اس
بعد عون بن عبداللہ بن جعفر الطیار کے روضہ کی زیارت کی سلام پیش کیا اور کچھ دیر کے بعد کربلائے معلیٰ
گئے۔

حرم امام عالی مقامؓ:۔

گاڑی سے اترے اور سیدھا حرم امامؓ پہنچے۔ عجیب و غریب کیفیت تھی سامنے شہید کربلا نواسہ رسول اکر
صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہری گنبد اور دو سنہری مینار نظر آ رہے تھے۔ اور سامنے مین دروازے پر حضور سید الکونینؐ
حدیث مبارکہ لکھی ہوئی نظر آئی۔
"حسین منی و آنا من حسین" حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں
اندر داخل ہوئے ضریح مبارک کا نظر آنا تھا۔ کہ آنکھیں پرنم ہو گئیں اور واقعہ کربلا آنکھوں کے سامنے گھو
گیا ضریح مبارک کو بار بار بوسہ دیا اور بارگاہ حسینیت میں ہدیہ سلام پیش کیا بے پناہ رش تھا تھوڑی سی جگہ
تو نوافل ادا کئے۔ پھر چند قدم کے فاصلے پر مغربی گوشہ میں جہاں بقیہ شہداء کے اجسام مبارکہ مدفون ہیں وہاں سلا
پیش کیا اور فاتحہ پڑھی۔

اس کے بعد بقیہ زیارات سے فارغ ہو کر حضرت عباس علمدار کے روضہ اطہر کی طرف چلے اور عرض کیا
السلام علیک یا عباس علمدار فاتحہ پڑھی اور کچھ دیر وہاں باادب کھڑے رہے۔ اس کے بعد تلی زینبیہؒ کی طرف
روانہ ہوئے۔ کہتے ہیں یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضرت زینبؓ کا حضرت امام عالی مقام سے مکالمہ ہوا تھا۔ اور آپ
اپنی ہمشیرہ کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔ یہ مقام ایک اونچی جگہ پر واقع ہے۔ یہاں سے خیمہ گاہ کی طرف روانہ

ہوئے اب تو یہاں خیمے نہیں ہیں بلکہ ایک خوبصورت عمارت بنی ہوئی ہے۔ جس میں محراب امام حسینؓ اور دوسرے مقامات بنائے گئے ہیں۔ ان مقامات کی زیارت کے بعد سیدھا حضرت حر شہیدؓ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے جو کربلا معلیٰ سے تقریباً 6 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے بارگاہ حر شہید کے حضور حاضر ہوئے۔ ہدیہ سلام پیش کیا یہ وہ عظیم شہید ہیں جو دوزخ کے کنارے کھڑے تھے۔ اور ایک جست میں شہید ہو کر جنت الفردوس پہنچ گئے۔ واہ حضرت حر تیری عظمت کو لاکھوں سلام۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد نجف اشرف کے لئے روانہ ہوئے۔

نجف اشرف:۔

نجف اشرف کربلائے معلی سے تقریباً 73 کلومیٹر دور ہے سب سے پہلے نجف اشرف کے اس عظیم و قدیم قبرستان میں گئے جہاں پر دو انبیاء حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کے مزارت مبارکہ ایک ہی گنبد میں موجود ہیں۔ وہاں سلام عرض کیا اور فاتحہ کے بعد سیدھا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے حرم پاک کی طرف روانہ ہوئے آپ کا طلائی گنبد دو میناروں کے درمیان دور سے نظر آتا ہے۔ بارگاہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضری دی سلام کا نذرانہ پیش کیا نوافل ادا کئے اور کچھ دیر روضہ اطہر کی جالی کے ساتھ کھڑے رہے اور اپنی قسمت پر ناز کرتے رہے کہ آج ہم اس عظیم الشان ہستی کے دربار میں کھڑے ہیں۔ کہ جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انا مدینۃ العلم وعلی بابھا" اور ایک مرتبہ فرمایا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" علیؓ کا مرتبہ اللہ اکبر۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

علیؓ کی دید دید مصطفےٰؐ ہے۔

اور بگڑیاں بنتی ہیں در پہ تیرے آجانے سے یا علیؓ

اور اس مقام پر علامہ اقبالؒ بھی خاموش نہ رہ سکے اور کہا

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

واقعی وہ لوگ خوش نصیب ہیں۔ جو ان مقامات مقدسہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالی ہم کو بھی ان میں شامل فرمائے۔

کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد بارگاہ شیر خدا علی المرتضیٰؓ سے اجازت لے کر آپؓ کے عظیم صحابی میثم تمارؓ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ وہ عظیم صحابی تھے۔ جن کو محبت علیؓ میں سزا دی گئی۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام پیش کیا اس کے بعد سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر مبارک کی زیارت کی۔ علی کا گھر بھی کیا گھر ہے جس گھر کا ہر اک بچہ جہاں پیدا ہوا شیر خدا معلوم ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ کا گھر جس کے مختلف چھوٹے چھوٹے

کمرے ہیں- ان کی زیارت کی گھر کے اندر ایک کنواں بھی اب تک موجود ہے- اور جس کا پانی ابھی تک جاری و
ساری ہے اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے- حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر مبارک میں وہ جگہ ابھی تک
محفوظ ہے جہاں پر آپ کو غسل دیا گیا تھا اور بوقت غسل جہاں پر شہزادے حسنؓ اور حسینؓ تشریف فرما تھے- وہ کمرہ
بھی دیکھا جہاں حضرت علیؓ کو کفن دیا گیا تھا- اس کمرے کی بھی زیارت کی جہاں پر سیدنا امام حسنؓ اور حسینؓ پڑھا
کرتے تھے- ان تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد جامع کوفہ کی زیارت کے لئے آئے- کوفہ حضرت علی کا دار
خلافت تھا- آپ کے مقام شہادت پر حاضر ہوئے- اسی مسجد میں مقام نوح بھی ہے- اور اس مسجد کے باہر بے شمار
مقامات عبادت بھی ہیں- جہاں نشانات کے طور پر اب محراب بنے ہوئے ہیں- اس جگہ کو بھی ایک لوہے کے
جالے کی صورت میں محفوظ کیا گیا ہے جہاں سے طوفان نوح ظاہر ہوا تھا- اور جہاں سے حضرت نوح علیہ السلام کی
کشتی چلی تھی جنوبی دروازہ سے باہر نکل کر دائیں بائیں دو گنبد نما روضے ہیں- دائیں جانب والے روضے میں سفیر
شہید کربلا حضرت مسلم بن عقیلؓ تشریف فرما ہیں تھوڑا سا ہٹ کر مختار ثقفی آرام فرما ہیں- ان دونوں کے
حضور ہدیہ سلام پیش کیا پھر بائیں جانب حضرت ہانی بن عروہؓ کے مزار مبارک پر حاضری دی سلام پڑھا اور
باہر آگئے- اور سڑک کے دوسرے کنارے حضرت خدیجہ بنت علیؓ جو کہ ابوالفضل حضرت عباسؓ کی ہمشیرہ ہیں-
آرام فرما ہیں- ان کی خدمت اقدس میں سلام پیش کیا باہر آکر ہوٹل سے کھانا کھایا اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد
حلہ یا بابل کی طرف روانہ ہوگئے- کوفہ میں وہ مقام بھی دریائے فرات کے کنارے دیکھا جہاں پہ حضرت یونس علیہ
السلام کو مچھلی نے نگل لیا تھا-

مزار حضرت ذوالکفل علیہ السلام:-

بابل جاتے ہوئے راستے میں ایک گاؤں ذوالکفل آتا ہے جہاں پر بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر حضرت
ذوالکفل محو استراحت ہیں حاضری دی سلام پیش کیا آپ کے مزار کے ساتھ والے کمرے میں آپ کے پانچ اصحاب
کی بھی قبریں ہیں- اور ایک مقام حضرت خضر علیہ السلام کا بھی بتایا جاتا ہے- یہاں سے فارغ ہونے کے بعد سیدنا
ایوب علیہ السلام کے مزار کی طرف روانہ ہوئے-

مزار سیدنا ایوب علیہ السلام اور ان کے چشمے:-

کچھ دیر میں ہم مزار سیدنا ایوب علیہ السلام پر حاضر تھے- مزار کے باہر ابھی تک وہ دو چشمے موجود ہیں جن کا ذکر
قرآن پاک میں آیا ہے- ان دو چشموں میں ابھی تک پانی موجود ہے- لوگ پانی پیتے ہیں- اور نہاتے ہیں- ہم نے
بھی دونوں چشموں سے پانی پیا- اس کے بعد مزار شریف پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھنے کے بعد چاہ بابل دیکھنے چلے

گئے۔

کنواں ہاروت و ماروت:۔

تاریخی اور قدیمی شہر بابل کے کھنڈرات اب تک نشان عبرت بنے ہوئے ہیں انہیں کھنڈرات میں وہ کنواں بھی اب تک موجود ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس میں دو فرشتے ہاروت و ماروت بحکم الٰہی لٹکے ہوئے ہیں۔ مگر علماء محققین کے نزدیک یہ روایت قابل اعتماد نہیں ہے تاہم کنویں میں ابھی تک پانی موجود ہے لیکن کافی گہرا ہے۔ ہم نے بھی پتھر کا ایک ٹکڑا پھینکا تو کچھ سیکنڈ کے بعد پانی کی آواز سنائی دی۔ انہیں کھنڈرات میں ایک شیر کا مجسمہ بھی نصب ہے۔ ان تمام تاریخی اشیاء کو دیکھنے کے بعد موصل کی طرف روانہ ہوئے اور اگلے دن موصل جو کہ بغداد سے تقریباً" چار سو تیس کلو میٹر دور ہے کی زیارت کا پروگرام بنایا۔ رات ہوٹل میں آرام کیا۔ اور اگلے دن فجر سے قبل باب الشیخ میں حاضر ہوئے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد موصل میں موجود مقامات مقدسہ کی زیارات کے لئے روانہ ہوئے۔ اور وہاں پر جن مقامات کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ان کی کچھ تفصیل۔

مقام حضرت یونس علیہ السلام:۔

سب سے پہلے جامع نبی اللہ یونس علیہ السلام گئے یہ مسجد اور مقام پہاڑ کے عین چوٹی پر واقع ہے۔ اور یہاں سے پورے شہر کا نظارہ ہو سکتا ہے۔ بالکل نئی تعمیر ہوئی ہے۔ اور مسجد اور مزار نہایت ہی خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ مقام یونس علیہ السلام پر حاضر ہوئے۔ سلام پیش کیا۔ اور فاتحہ پڑھنے کے بعد حضرت جرجیس علیہ السلام کے مبارک مزار کی طرف چل پڑے۔

حضرت جرجیس علیہ السلام:۔

حضرت جرجیس علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ آپ کا مزار مبارک سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آتا ہے۔ بائیں طرف دیوار میں ایک دروازہ ہے خادم مزار نے ہم کو بتایا کہ اس کے اندر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک موجود ہے۔ اور خاص خاص مواقع پر اس کی زیارت کروائی جاتی ہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام:۔

حضرت جرجیس علیہ السلام کی زیارت کے بعد حضرت دانیال علیہ السلام کی زیارت کے لئے آئے۔ آپ کا مزار ایک تہہ خانے میں ہے۔ فاتحہ پڑھی اور وہاں سے شیخ فتح موصلیؒ کے مزار کی طرف چل پڑے۔

شیخ فتح موصلیؒ:۔

شیخ فتح موصلی اپنے وقت کے کمال درجہ بزرگی پر فائز تھے اور جلال حقیقت ماہر مشائخ کرام میں سے تھے۔ ریاضت و مجاہدہ میں کمال حد تک پہنچ گئے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کے مزار کی دوبارہ تعمیر ہو رہی ہے۔ باہر سے ہی فاتحہ پڑھی اور پھر وہاں سے شیخ قضیب البنان الموصلی کے مزار پر گئے۔

شیخ قضیب البنان موصلیؒ:۔

آپ کا مزار مبارک ایک گلی میں واقع ہے۔ ساتھ ہی ایک وسیع مسجد ہے۔ مسجد کے دائیں طرف والے کمرے میں آپ کا مزار ہے۔ آپ بہت بلند پایہ اور صاحب کرامت ولی گزرے ہیں آپ کے حضور ہدیہ سلام پیش کیا اور یہاں سے سیدھے حضرت شیت علیہ السلام کی زیارت کے لئے چل پڑے۔

حضرت شیت علیہ السلام:۔

حضرت شیت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نماز ظہر کا وقت تھا۔ نماز باجماعت ادا کی۔ آپ کا مزار کھلا۔ ہم نے سلام پیش کیا۔ اور فاتحہ کے بعد یہاں سے بغداد کے لئے براستہ سامرہ روانہ ہوئے تاکہ وہاں کی زیارات کا شرف بھی حاصل کرلیا جائے۔

سامراء:۔

شہر بغداد شریف سے تقریباً" 125 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہیں پر دو امام حضرت امام نقیؒ اور حضرت امام حسن عسکریؒ دو بلند سنہری میناروں کے درمیان گنبد میں آرام فرما ہیں۔ نیز حضرت امام علی نقی کی ہمشیرہ سیدہ حلیمہ خاتونؒ اور حضرت امام حسن عسکریؒ کی زوجہ محترمہ سیدہ نرجیس خاتونؒ کے مزارات مبارکہ بھی یہیں ہیں۔

ان سب کے حضور ہدیہ سلام پیش کیا اور کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد بغداد شریف روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن باب الشیخ میں حاضر ہوئے حضور غوث پاک کی خدمت میں الوداعی سلام پیش کیا اور پھر خدام وغیرہ سے ملے اور متولی صاحب سے بھی الوداعی ملاقات کی اور ان سے دعا کروا کر بس اسٹینڈ پر آ گئے۔

جہاں سے اردن کے لئے روانہ ہو گئے بعد ازاں اردن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پاکستان آ گئے۔

سفر میں کسی قسم کی تنگی اور پریشانی کے نہ ہونے اور سلامتی سے واپسی پر ہم نے اللہ کریم کا شکر بجالایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ سعادت بار بار اپنے مومن بندوں کو نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

